079558

دار الافتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام ان مسائل کے بارے میں :-

(1) بچے کی پیدائش کے وقت جو لفافے بچہ کو دیئے جاتے ہیں ان لفافوں میں بچہ کی ملکیت ہوتی ہے؟ یا والدین کی ہوتی ہے؟ ~~یا ان پر خرچ کرنے والے کی~~ ~~مثلاً بچہ کا دادا ؟~~

ہمارے یہاں یہ مشہور ہے کہ رشتہ داروں میں جہاں کہیں بھی بچہ وغیرہ آتے ہیں تو لین دین بڑے کرتے ہیں (ماں باپ / دادا، دادی) تو لہٰذا یہ لفافے والدین کے سمجھے جاتے ہیں۔

واضح رہے کہ ہمارے یہاں بچہ کو منہ دکھائی کا لفافہ الگ دیا جاتا ہے اور کپڑے وغیرہ کا لفافہ (جو خاص رشتہ داروں کی طرف سے دیا جاتا ہے)۔

برائے کرم ان دونوں کا حکم بیان کیجئے۔

(2) بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بچہ کی پیدائش کے مرحلہ میں جو اخراجات درپیش ہوتے ہیں، اس میں والدین خرچہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو پھر بچہ کا دادا (دادی) اس کا خرچہ اٹھاتے ہیں۔

مثلاً 1- ڈلیوری کا خرچہ 2- لوگوں میں مٹھائی تقسیم کا خرچہ، 3- عقیقہ کا خرچہ، 4- بچہ کی پیدائش کے وقت جو مہمان آتے ہیں ان کے اکرام وغیرہ کا خرچہ۔

Scanned by CamScanner

ان مراحل میں لفافے کا حق دار کون ہوگا ؟؟
اور دادا ، دادی ان لفافے کو رکھ سکتے ہیں ؟؟
برائے کرم تفصیل کے ساتھ وضاحت فرمائیں ۔

(۳) بچے کی پیدائش کے وقت جو کپڑے بچہ کے لیے آتے ہیں ،
اس میں معاملہ یہ ہوتا ہے کہ جب تک بچہ کو کپڑے
پورے ہوتے ہیں اسی وقت تک تو اسی کے استعمال میں آتے
ہیں لیکن اگر وہ کپڑے چھوٹے ہوں یا بچہ کا قد بڑھ جاتا
ہے تو ان کپڑوں کو ہم کسی اور کو ھدیہ دیتے ہیں یا اپنے ہی
دوسرے بچوں کے لیے رکھ لیتے ہیں ۔ اسی کا کیا
حکم ہے ؟؟؟

دار الافتا

(۴) ہم نے یہ مسئلہ بھی سنا ہے کہ جو کپڑے ماں کے
بچوں کے لیے بناتے ہیں تو وہ کپڑے کسی
اور کو اپنی مرضی سے نہیں دے سکتے ہیں وہ کپڑے
بچہ کی ہی ملکیت ہوجاتی ہے
مثلاً ۱- بچہ کے لیے سوٹ بنایا اور وہ چھوٹا ہوگیا
تو کیا وہ کسی اور کو دیا جاسکتا ہے ؟
برائے کرم اسی مسئلہ وضاحت فرمائیں ۔
اور اگر مسئلہ یہی ہے جیسا کہ ہم نے سنا ہے تو یہ تو
بڑا مشکل معلوم ہوتا ہے ۔ لہٰذا اسکا کوئی آسان حل
بھی بیان کیجیئے ۔

Scanned by CamScanner

(۵) ہمیں کسی نے بتایا ہے کہ بچے کے پیسے (جو عیدی وغیرہ میں ملتے ہیں) بچے کی ضرورت میں
استعمال چاہیئے / کیئے جاسکتے ہیں لیکن ایسی ضرورت جو
خود بچہ ہی پھر ختم ہوجائے جیسے : اسکول کی فیس ،
پمپر ، دوائی وغیرہ ۔
لیکن اگر ایسی چیزیں خریدیں جیسے کھلونا وغیرہ
تو وہ ہم کسی اور کو نہیں دے سکتے (جیسے اگر بچوں نے
کھلونے سے نہیں کھیلا) تو اگر ہم یہ کھلونے کسی اور کو
دینگے تو اتنی ہی رقم اپنے پیسے سے نکال کر بچے کے
پیسے میں ڈالتے ہونگے ۔
یہ بات صحیح ہے ؟ اور شرعی لحاظ سے اس کا کیا
حکم ہے ؟؟

المستفتی
سنبل بنت عبدالرشید
0322-2033044

دارالافتاء

[illegible]

مکان نمبر 98-897 بلاک 3 حسین آباد فیڈرل بی ایریا
کراچی ۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ بچے کی ولادت کے موقع پر جو تحائف دیے جاتے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے کہ اگر تحفہ دینے والا بچے یا بچے کے والدین میں سے کسی کی تعیین کرکے اسے مالک بنا کر دے تو وہ تحفہ اسی کی ملک ہوگا جس کی تعیین کی گئی۔ اور اگر تحفہ دینے والے نے کسی کی تعیین نہیں کی تو اس صورت میں ان تحائف میں سے جو چیزیں فی الحال بچے کے استعمال کی ہوں مثلاً کپڑے، جھولا یا بستر وغیرہ تو ایسی چیزیں اسی بچے کی ملک ہوں گی اور اسی کے لئے خاص ہوں گی، اور جو چیزیں فی الحال بچے کے استعمال کی نہ ہوں مثلاً نقد رقوم یا گھریلو استعمال کی چیزیں وہ اگر بچے کے والد کے رشتہ داروں کی طرف سے دی گئی ہوں تو بچے کے والد کی ملک ہوں گی، اور اگر بچے کی والدہ کے رشتہ داروں کی طرف سے دی گئی ہوں تو وہ بچے کی والدہ کی ملک ہوں گی۔ (ماخذہ التبویب: ۴۹۳/۳۷)

درر الحکام شرح مجلة الأحکام (۴۲۸/۲):

الهدايا التي تأتي في الختان أو الزفاف تكون لمن تأتي باسمه من المختون أو العروس أو الوالد والوالدة ،وإن لم يذكر أنها وردت لمن ولم يمكن السؤال والتحقيق فعلى ذلك يراعى عرف البلدة وعادتها .

الدر المختار (۶۹۶/۵):

وضعوا هدايا الختان بين يدي الصبي فما يصلح له كثياب الصبيان فالهدية له وإلا فإن المهدي من أقرباء الأب أو معارفه فللأب أو من معارف الأم فللأم قال هذا للصبي أو لا. ولو قال أهديت للأب أو للأم فالقول له.

الأشباه والنظائر لابن نجیم رحمه الله (ص: ۳۲۹):

وإذا أهدي للصبي شيء و علم أنه له : فليس للوالدين الأكل منه بغير حاجة كما في الملتقط .

(۲)۔۔۔ بچے کی ولادت کے موقع پر ملنے والے تحائف کا حکم تو وہی ہے جو جواب نمبر (۱) میں بیان ہوا، اور اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ البتہ بچے کی پیدائش کے موقع پر بچے کے دادا دادی جو اخراجات کریں اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ یہ اخراجات بطورِ احسان کریں تو وہ ان اخراجات کے بدلے میں نہ تو تحائف وصول کرسکتے ہیں اور نہ ہی بچے کے والدین سے ان اخراجات کا مطالبہ کرسکتے ہیں۔ لیکن اگر انہوں نے تمام اخراجات بطورِ احسان نہ کیے ہوں تو اس صورت میں یہ تمام اخراجات بچے کے والد کے ذمہ قرض ہوں گے، اور اس سے ان اخراجات کو لوٹانے کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔ تاہم اس صورت میں بھی انہیں یعنی دادا دادی کو تحائف اپنے پاس رکھنے کا حق نہیں ہوگا۔

جاری ہے۔۔۔۔

Scanned by CamScanner

الفتاوى الهندية (۵۶۲/۱):

صَغِيرٌ له أبٌ مُعْسِرٌ، وَجَدٌّ أبو الأبِ مُوسِرٌ وَلِلصَّغِيرِ مَالٌ غَائِبٌ يُؤْمَرُ الجَدُّ بِالإنْفَاقِ عليه وَيَكُونُ ذلك دَيْنًا له على الأبِ ثُمَّ يَرْجِعُ الأبُ بِذَلِكَ في مَالِ الصَّغِيرِ وَإِنْ لم يَكُنْ لِلصَّغِيرِ مَالٌ كان ذلك دَيْنًا على الأبِ كَذَا في فَتَاوَى قَاضِي خَانْ وَهَكَذَا في القُدُورِيِّ وَالصَّحِيحُ من المَذْهَبِ أَنَّ الأبَ الفَقِيرَ مُلْحَقٌ بِالمَيِّتِ في حَقِّ اسْتِحْقَاقِ النَّفَقَةِ على الجَدِّ هَكَذَا في الذَّخِيرَةِ.

(۴،۳)۔۔۔نابالغ بچے کے لئے جو کپڑے رشتہ داروں کی طرف سے آتے ہیں یا وہ کپڑے جو والدین نے نابالغ بچے کے لئے بنائے ہوں یا خرید کر بچے کو مالکانہ طور پر پہنا دیئے ہوں وہ بچے کی ملکیت ہو جاتے ہیں، اب والدین یا کسی اور کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس میں کوئی تصرف کریں، بلکہ جب تک وہ کپڑے بچے کے استعمال میں لائے جاسکتے ہوں اسی کو پہنانا ضروری ہے، اور جب بچے کے استعمال کے قابل نہ رہیں تو اس کا حل یہ ہے کہ ان کپڑوں کی مناسب قیمت لگا کر والدین وہ کپڑے خرید لیں اور رقم بچے کی ضروریات میں صرف کر دیں۔ اس کے بعد والدین وہ کپڑے کسی اور کو بھی دے سکتے ہیں۔

اس لئے والدین کو چاہیے کہ نابالغ اولاد کے لئے عام استعمال کی چیزیں خرید کر انہیں مالکانہ طور پر نہ دیں بلکہ اپنی ملکیت میں رکھ کر بچوں کو صرف استعمال کی غرض سے دیں، تاکہ بوقتِ ضرورت والدین خود بھی استعمال کر سکیں، اور اگر کسی اور کو دینا چاہیں تو دے سکیں۔

تنقيح الفتاوى الحامدية (۲۵۳/۵):

اتخذ لولده الصغير ثيابا ثم أراد أن يدفع إلى ولد له آخر لم يكن له ذلك ؛ لأنه لما اتخذه ثوبا لولده الأول صار ملكا للأول بحكم العرف فلا يملك الدفع إلى غيره إلا إذا بين للأول عند اتخاذه أنها عارية ؛ لأن الدفع إلى الأول يحتمل الإعارة وإذا بين ذلك صح بيانه.

بدائع الصنائع (۲۸۶/۱۳):

كذا الأب لا يملك هبة مال الصغير من غير شرط العوض بلا خلاف لأن المتبرع بمال الصغير قربان ماله لا على وجه الأحسن.

(۵)۔۔۔جی ہاں! عیدی وغیرہ کے نام پر نابالغ بچوں کو ملنے والی رقوم بھی بچوں کی ملک ہیں، جسے بچوں کی ضروریات میں خرچ کرنا ضروری ہے، والدین یا کسی بھی شخص کے لئے ان رقوم کو اپنے ذاتی استعمال میں لانا جائز نہیں

دار الافتاء

جاری ہے۔۔۔۔

Scanned by CamScanner

ہے۔ اسی طرح ان رقوم سے بچوں کی ضرورت کی جو چیزیں مثلاً کھلونے وغیرہ خریدی جائیں وہ بچوں کی ملک ہوں گی، اور ان کا حکم وہی ہے جو نمبر (۲-۳) میں بیان ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد طیب رشید عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۳/ذوالقعدہ/۱۴۳۷ھ
۷/اگست/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۴/ذوالقعدہ/۱۴۳۷ھ
۷/اگست/۲۰۱۶ء

مفتی

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۱۴/۱۱/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
۱۵/۱۱/۱۴۳۷ھ

دار الافتاء